ریشمی کپڑے کا حکم اور مرد کا اسٹون واش، سلک وغیرہ پہننا کیسا؟

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: 02

تاریخ اجراء: 22شوال المکرم1433ھ/10ستمبر2012ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا ریشم کا کپڑا مرد کے لئے پہننا جائز ہے؟اور آجکل مارکیٹ میں جو مختلف قسم کے کپڑے آئے ہوئے ہیں جو بظاہر ریشم کے لگتے ہیں جیسے جاپانی کپڑا، اسٹون واش اور سلک وغیرہ کیاان کا پہننا جائز ہے یاناجائز؟

بِسۡمِ اللہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

مرد کے لئے ریشمی کپڑا پہننا، ناجائز وحرام ہے، احادیث میں ریشمی کپڑا پہننے والے مرد کے بارے میں بہت سخت وعیدیں بیان کی گئی ہیں۔ جیسا کہ صحیح بخاری میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”لا تلبسوا الحریر فانہ من لبسہ فی الدنیا لم یلبسہ فی الآخرۃ“ ترجمہ: ریشم نہ پہنو کیونکہ جو اسے دنیا میں پہنے گا وہ آخرت میں نہیں پہنے گا۔(صحیح بخاری، ج02، ص967، مطبوعہ لاھور)

ایک اور مقام پر نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”انما یلبس الحریر من لا خلاق لہ فی الآخرۃ“ ترجمہ: جو ریشم پہنے گا اس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہو گا۔(صحیح بخاری، ج06، ص867، مطبوعہ لاھور)

علامہ تمر تاشی رحمۃ اللہ تعالی علیہ ”تنویر الابصار“ میں ارشاد فرماتے ہیں: ”یحرم لبس الحریر ولو بحائل علی المذھب علی الرجل لا المرأۃ“ ترجمہ: مرد کو ریشم پہننا حرام ہے اگرچہ ریشم اور اس کے بدن کے درمیان کوئی چیز حائل ہو، صحیح مذہب کے مطابق اور عورت پر ریشم حرام نہیں۔(تنویر الابصار متن درمختار مع الشامی، ج09، ص506، مطبوعہ ملتان)

البتہ اگر کپڑے، جبے یا عمامہ وغیرہ پر ریشم کے حاشیہ یا بیل کی چوڑائی چار انگل سے کم ہو تو اس کا استعمال کرنا مرد کے لئے جائز ہے۔ جیسا کہ صحیح مسلم میں ہے کہ ”أن عمر رضی اللہ تعالی عنہ خطب الناس بالجابیۃ فقال نھی نبی اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم عن لبس الحریر الا موضع اصبعین او ثلاث او اربع واشار بکفہ“ ترجمہ: بیشک حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے مقام جابیہ میں لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اللہ کے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ریشم پہننے سے منع فرمایا سوائے دو یا تین یا چار انگل کے مقدار کے اور اپنی ہتھیلی سے اشارہ کیا۔(صحیح مسلم، باب استعمال اناء الذھب، ج02، ص191، مطبوعہ لاھور)

علامہ علاؤالدین حصکفی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں:”یحرم لبس الحریر علی الرجل الا قدر اربع اصابع کاعلام الثوب“ ترجمہ: مرد کو ریشم پہننا حرام ہے سوائے چار انگلیوں کی مقدار، جیسے کپڑے میں نقوش۔(درمختار مع ردالمحتار، ج09، ص507، مطبوعہ ملتان)

علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اس کے تحت فرماتے ہیں، ”ومثلہ فیما یظھر طرۃ الطربوش ای القلنسوۃ مالم تزد علی عرض اربع اصابع“ ترجمہ: اور اسی کے مثل حکم ٹوپی کے کناروں میں ظاہر ہوتا ہے جب تک چار انگلیوں کے عرض سے زائد نہ ہو۔(ردالمحتار مع الدر المختار، ج09، ص507، مطبوعہ ملتان)

تبیین الحقائق میں ہے:”حرم لبس الحریر للرجل لا للمرأۃ الا قدر أربع أصابع“ ترجمہ: ریشم پہننا مرد کے لئے حرام ہے نہ کہ عورت کے لئے، سوائے چار انگل کی مقدار کے۔(تبیین الحقائق، فصل فی اللبس، ج06، ص340، مطبوعہ بیروت)

اور اگر تھوڑا تھوڑا کر کے متفرق طور پر کپڑے وغیرہ پر کام ہوا گرچہ چار انگل سے زائد ہو تب بھی جائز ہے۔ جیسا کہ علامہ علاؤالدین حصکفی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں:”وظاھر المذھب عدم جمع المتفرق ولو فی عمامۃ کمابسط فی القنیۃ“ ترجمہ: اور ظاہر مذہب یہ ہے کہ متفرق کو جمع نہیں کیا جائے گا اگرچہ عمامہ میں ہو جیسا کہ قنیہ میں مذکور ہے۔(درمختار مع ردالمحتار، ج09، ص507، مطبوعہ ملتان)

اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں:”(ریشم) چار انگل سے زائد ناجائز اور اس کا استعمال ممنوع ہے اور متفرق اریشم کا کام ہو خواہ سونے چاندی کا جمع نہ کیا جائے گا جب تک مثل مغرق کے نظر نہ آتا ہو۔“ (فتاوی رضویہ، ج22، ص175، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

دوسرے مقام پر اعلی حضرت امام احمد رضا خان رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں: ''یوہیں چاندی سونے کے کام کے دوشالے، چادر کے آنچلوں، عمامے کے پلوؤں، انگرکھے، کرتے، صدری، مرزائی وغیرہا کی آستینوں، دامنوں، چاکوں، پردوں، تولیوں، جیبوں پر ہو، گریبان کا کنٹھا، شانوں پشت کے پان ترنج، ٹوپی کا طرہ، مانگ، گوٹ پر کام، جوتے کا کنٹھا گپھا، کسی چیز میں کہیں کیسی ہی متفرق بوٹیاں یہ سب جائز ہیں بشرطیکہ ان میں کوئی تنہا چار انگل کے عرض سے زائد نہ ہو اگرچہ متفرق کام ملا کر دیکھیں تو چار انگل سے بڑھ جائے، اس کا کچھ ڈر نہیں کہ یہ بھی تابع قلیل ہے اور اگر کوئی بیل بوٹا تنہا چار انگل عرض سے زیادہ ہو تو ناجائز کہ اگرچہ تابع ہے مگر قلیل نہیں۔'' (فتاوی رضویہ، ج22، ص133، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاھور)

مذکورہ بالا احادیث اور جزئیات اس حقیقی ریشم کی حرمت کے بارے میں ہیں جو کیڑے کے لعاب سے پیدا ہوتا ہے اور انتہائی مضبوط و نرم ہوتا ہے۔ جیسا کہ اردو لغت میں اس کی تعریف کچھ یوں بیان کی گئی ہے۔ ''ریشم: ایک کیڑے کے منہ کے لعاب کا تار جو نہایت مضبوط، نرم اور چکنا ہوتا ہے۔ یہ عموماً ریشمی کپڑا بنانے کے کام آتا ہے۔'' (اردو لغت، ج10، ص987، مطبوعہ اردو لغت بورڈ، کراچی)

اور ریشم کے کیڑے کی تعریف کچھ یوں ہے، ''ریشم کا کیڑا: چھوٹا کیڑا جو شہتوت کے درخت پر پالا جاتا ہے اس کے لعاب دہن سے ریشم کا تار حاصل ہوتا ہے۔'' (اردو لغت، ج10، ص987، اردو لغت بورڈ، کراچی)

اعلی حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: ''شرعاً حریر (ریشم) اس کپڑے کو کہتے ہیں جو کیڑے کے لعاب سے بنایا جائے۔'' (فتاوی رضویہ، ج22، ص181، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاھور)

مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: ''ریشم کے کپڑے پہننا مردوں پر حرام ہے، حدیث میں ارشاد ہوا: ''محرم علی ذکور امتی'' ریشم کیڑے سے پیدا ہوتا ہے۔'' (فتاوی امجدیہ، ج04، ص64، مطبوعہ دار العلوم امجدیہ)

لہذا حقیقتاً ریشم وہی ہے جو ریشم کے کیڑے کے لعاب سے پیدا ہوتا ہے، اور اسی کی حرمت منصوص ہے۔ اس کے علاوہ وہ کپڑے جو بظاہر ریشم کے محسوس ہوتے ہیں، جیسے اسٹون واش، سلک وغیرہ، ان کے بارے میں باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ان میں اصلی ریشم (یعنی جو مخصوص کیڑے کے لعاب سے بنتا ہے) نہیں ہوتا بلکہ عموماً ان میں پولیسٹر یا نقلی ریشم ہوتا ہے یا ریڈیم کی ملاوٹ کر کے شائنگ اور چمک پیدا کی جاتی ہے جس سے کپڑا ریشمی معلوم ہوتا ہے۔ اگر فی الواقع ایسا ہی ہے تو ایسے کپڑوں کو استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ شرعاً ریشم وہی حرام ہے جو اصلی ہو۔ جیسا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن ''فتاوی رضویہ'' میں ارشاد فرماتے ہیں: ''سلک کو بعض نے

کہا کہ انگریزی میں ریشم کا نام ہے، اگر ایسا ہو بھی تو اعتبار حقیقت کا ہے نہ کہ مجرد نام کا، بر بنائے تشبیہ بھی ہو سکتا ہے جیسے ریگ ماہی، مچھلی نہیں، جرمن سلور، چاندی نہیں۔ جو کپڑے رام بانس یا کسی چھال وغیرہ چیز غیر ریشم کے ہوں اگرچہ صناعی سے ان کو کتنا ہی نرم اور چمکیلا کیا ہو مرد کو حلال ہیں۔"(فتاوی رضویہ، ج22، ص194، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

مذکورہ بالا عبارات سے معلوم ہوا کہ ایسا کپڑا جو بظاہر ریشم معلوم ہو مگر در حقیقت ریشم نہ ہو، تو اس کا استعمال کرنا، جائز ہے۔ البتہ ایسا کپڑا پہننے سے لوگ بدگمانی میں مبتلا ہوں گے اس لئے بچنا بہتر ہے، خصوصا وہ حضرات جو عوام الناس کے درمیان کسی دینی منصب پر فائز ہوں جیسے علماء کرام اور مشائخ عظام، انہیں زیادہ احتیاط چاہیے۔ جیسا کہ صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ ارشاد فرماتے ہیں: "ریشم کے کپڑے مرد کے لئے حرام ہیں، بدن اور کپڑوں کے درمیان کوئی دوسرا کپڑا حائل ہو یا نہ ہو، دونوں صوتوں میں حرام ہیں اور جنگ کے موقع پر بھی نرے ریشم کے کپڑے حرام ہیں... سن اور رام بانس کے کپڑے جو بظاہر بالکل ریشم معلوم ہوتے ہوں، ان کا پہننا اگرچہ ریشم کا پہننا نہیں مگر اس سے بچنا چاہیے۔ خصوصا علما کو کہ لوگوں کو بدظنی کا موقع ملے گا یا دوسروں کو ریشم پہننے کا ذریعہ بنے گا۔"(بہار شریعت، ج03، ص410، 411، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net